محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَنُطْقِیْ ذِکْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَةً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ

— رَوَاهُ رَزِیْن —

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے رب نے نو چیزوں پر عمل پیرا رہنے کا حکم فرمایا ہے ۔

۱ ۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا پوشیدہ طور پر اور ظاہری طور پر ۔

۲ ۔ عدل و انصاف کی بات کہنا ۔ غصے کی حالت میں اور رضامندی کی حالت میں ۔

۳ ۔ میانہ روی اختیار کیے رکھنا ، چاہے غربت کی حالت ہو یا دولت مندی کی حالت ۔

۴ ۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں ان لوگوں سے قرابت کا رشتہ جوڑے رکھوں ، جو یہ رشتہ مجھ سے توڑتے ہیں ۔

۵ ۔ میں ان لوگوں کو بھی اپنے ہاں سے دوں ، جنھوں نے مجھے محروم رکھا ۔

۶ ۔ میں ان لوگوں کو معاف کر دوں ، جنھوں نے مجھ پر ظلم کیا ۔

۷ ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میری خاموشی میں سوچ اور میری گفتگو میں اللہ کا ذکر ہو ۔

۸ ۔ یہ کہ میری نظر عبرت اور نصیحت والی ہو ۔

۹ ۔ مجھے اللہ کی طرف سے یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں کو نیکی کا حکم دوں ۔

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نو باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے

تاکید کے ساتھ دیا ہے۔ یہ حکم حدیث کے الفاظ کی رُو سے اگرچہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے لیکن درحقیقت سب کے لیے ہے اور آنحضرتؐ کی وساطت سے پوری اُمت اس کی مکلف ہے۔

پہلا حکم یہ دیا گیا ہے کہ ہر حالت میں اللہ سے ڈرا جائے۔ جلوت و خلوت میں خشیت الٰہی انسان پر طاری رہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے سامنے اور مجلس میں تو اللہ کو یاد کر لیا اور برے اعمال کے نتائج کا ذکر کر کے اپنے آپ پر ایسی کیفیت طاری کر لی جس سے دیکھنے والوں پر یہ اثر پڑے کہ یہ شخص اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور خوفِ خدا اور خشیت الٰہی سے لرزہ بر اندام ہے لیکن حقیقت اس سے مختلف ہو۔ اس کی اندرونی حالت ایسی ہو کہ اسے اللہ کا مطلق خوف نہ ہو، وہ کاروبار میں لوگوں سے معاملات میں، لین دین میں خوفِ خدا سے قطعاً عاری ہو۔ ایسا خوف جو لوگوں کے سامنے تو اپنے آپ پر طاری کر لیا جائے اور اندرونی طور پر اس کی کوئی پرواہ نہ ہو، اللہ کو منظور نہیں ہے، وہ تو تمام امور میں اور ہر حالت میں اپنی رضا اور خوف کو انسان پر فرض ٹھہراتا ہے۔ منافقت کی اس کے ہاں گنجائش نہیں ہے۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ ہر حالت میں اور ہر معاملے میں عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے غصے کی حالت ہو یا ناراضی کی حالت — انصاف کی میزان کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔ نہ یہ کیا جائے کہ اپنے دوست اور عزیز کی تو حمایت کر دی مگر اس کے مقابلے میں دوسرے پر ظلم اور تشدد کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ ایک ہی معاملے میں کسی کی حمایت اور کسی پر زیادتی اللہ کو پسند نہیں ہے۔

تیسری بات یہ فرمائی کہ انسان میانہ روی اور اعتدال پر قائم رہے۔ غربت و ناداری کے عالم میں ہو یا دولت مندی اور فراخ دستی کی حالت میں، کسی صورت میں بھی انسان مضطرب اور پریشان نہ ہو۔ غربت کی حالت میں پریشانی اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا، دولت مندی اور خوشحالی کا دور ہو تو غرور و نخوت کو اپنا لینا، نہ عقل مندی کی دلیل ہے، نہ نظر و فکر کے متوازن ہونے کی علامت۔ متوازن اور میانہ رو آدمی وہ ہے جو ہر حالت میں اللہ کو یاد رکھے اور اس کے دیے ہوئے پر قانع رہے۔ تنگ دستی اور فراخ دستی دونوں اللہ کی طرف سے امتحان ہیں۔ اللہ کے نزدیک بہتر شخص وہ ہے جو اس امتحان میں کامیاب رہے اور کسی قسم کی پریشانی اور اضطراب کا مظاہرہ

چوتھی چیز یہ ہے کہ رشتہ داروں اور قریبیوں کے حقوق ادا کیے جائیں۔ کسی سے خواہ مخواہ لڑائی جھگڑا مول نہ لیا جائے اور نہ اس کے حقوق پامال کیے جائیں۔ اگر وہ زیادتی بھی کریں تو برداشت کی جائے، کسی قریبی سے بدسلوکی اور بد معاملگی کرنا خلافِ شریعت ہے۔

پانچویں چیز یہ فرمائی کہ ان لوگوں کو بھی دیا جائے جو دوسروں کو محروم رکھتے ہیں اور ان کے حقوق و واجبات ادا کرنے سے گریزاں ہیں۔ ان کے حقوق بہرحال پورے کیے جائیں۔ وہ بے شک آپ کے حقوق پورے نہ کریں۔ آپ ان پر ظلم نہ کریں۔ وہ اگر کسی کے حقوق دبا کر گناہ گار ہوتے ہیں، تو اس کی ذمہ داری خود ان ہی پر عائد ہوگی اور وہی اس کی سزا بھگتیں گے۔ آپ کو بہرحال اس برائی سے اپنا دامن بچا کر رکھنا چاہیے۔

چھٹی بات یہ کہ ظالم کو بھی معاف کر دینا چاہیے اور اس شخص سے بھی عفو درگزر سے کام لینا چاہیے جو بغیر کسی وجہ کے کسی کو ستاتا ہے۔

ساتویں چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میری خاموشی میں تفکر و دور اندیشی نمایاں ہونا چاہیے اور میری گفتگو اللہ کے ذکر پر مشتمل ہونی چاہیے۔ انسان خاموش ہو تو اللہ کی صفات اور چار سُو اس کی پھیلی ہوئی قدرتوں پر غور کرتا ہے اور یہ سوچتا ہے کہ اس نے انسان کو پیدا کیا ہے سو اس کی عبادت ہر حال میں ضروری ہے۔ اسی طرح جب انسان عبادت کرے تو اس کی بات اللہ کے ذکر اور صفات بیان کرنے پر مشتمل ہونی چاہیے۔ فضول باتوں اور لغویات سے احتراز لازمی ہے۔

آٹھویں بات یہ ہے کہ انسان کی نظر عبرت اور نصیحت پکڑنے والی ہو۔ وہ جس چیز کو دیکھے اس خیال سے دیکھے کہ اس میں اس کے لیے کس قدر عبرت پذیری اور نصیحت آموزی کا سامان مضمر ہے۔

نویں چیز یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہیں۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا مفہوم بہت وسیع ہے اور ہر شخص کا اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔